شیعوں کے عقائد
نبیؐ واصحاب نبیؐ اور عام مسلمانوں کے بارے میں

تحریر:- عبدالمجید فیضی

محترم قارئین حضرات! رافضی اپنے آپ کو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس بات کے بھی مدعی ہیں کہ ان کے مذہب کی بنیاد قرآن کریم ہے' رافضی اپنے اس دعویٰ میں کہاں تک سچے ہیں آئندہ سطور میں اسی حقیقت کو واضح کیا جائے گا۔

رافضی مذہب متعدد گروہوں اور فرقوں میں بٹا ہوا ہے اور ہر فرقہ اپنی الگ الگ رائے اور عقیدہ رکھتا ہے' مگر یہ تمام فرقے اپنے آپس کے فروعی اختلافات میں اسی دائرے کے اندر محدود ہیں جسے رافضی اول عبداللہ بن سبا نے تیار کیا تھا' رافضیوں کا ہر گروہ حضور ﷺ کی بعثت کی تشکیک' قرآن کی تحریف میں عبداللہ بن سبا جیسا نقطہ نظر رکھتا ہے' اپنے ائمہ کے مقام وعلم کو انبیائے کرام کے مقام علم سے بڑھ کر جانتا ہے' صحابہ کرام کو عموماً اور شیخین کو خصوصاً سب وشتم کا نشانہ بناتا ہے' مسلمانوں کو کافر اور لائق گردن زدنی سمجھتا ہے' اسکے باوجود مسلمان کو گمراہ کرنے کیلئے اس بات کے بھی مدعی ہیں کہ ان کے مذہب کی بنیاد قرآن کریم پر ہے اور انہیں کا مذہب صحیح اسلامی اصول ہے اور وہی اسلام کے سچے نمائندے ہیں۔

مگر اتنا یاد رہے کہ شیعوں کے مذہب کا اسلام سے ذرہ برابر بھی تعلق نہیں ہے' رافضی کون ہیں اس سلسلہ میں مختصراً عرض ہے کہ رافضی امت محمدیہ کے یہودی ہیں۔

"ابن عبدربہ" جو اندلس کے ایک مشہور عالم ہیں انہوں نے اپنی کتاب "العقد الفرید" میں امام شعبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ رافضی اس امت کے یہودی ہیں' انہیں یہودیوں کی طرح مذہب اسلام سے بغض وعناد ہے' وہ اسلام میں اللہ کے خوف سے نہیں داخل ہوئے بلکہ ان کا مقصد اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنا تھا۔ (العقد الفرید ج ۲ ص ۴۰۹ حوالہ رافضیت ص ۱۹۸)

> **شیعوں کے نزدیک صحابہ نے اپنی مرضی کے مطابق قرآن کی تالیف کی اور اس میں ایسی عبارتوں کا اضافہ کیا جو قرآن کی فصاحت وبلاغت سے میل نہیں کھاتی۔ ان میں ادبی سقم یا جھول ہے۔**

مذہب اسلام اور اس کے متبعین کے بارے میں شیعوں کے اکثریتی فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد کیا ہیں مختصر انداز میں نذر قارئین کیا جاتا ہے' وماتوفیقی الا باللہ۔

ائمہ کا درجہ انبیائے کرام سے بلند ہے

شیعوں کے نزدیک اماموں کا مرتبہ انبیاء اور فرشتوں سے افضل ہے" آیت اللہ خمینی فرماتے ہیں "ہمارے مذہب "اثنا عشریہ" کے ضروری اور بنیادی عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ وہ مقام ومرتبہ حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا ہے" (دارالحکومت الاسلامیہ ص ۵۲ حوالہ حقیقت رافضیت ص ۱۲۱)

"امام کو مقام محمود و درجہ بلند اور تکوینی خلافت حاصل ہے' اس کائنات کا ذرہ ذرہ انکی ولایت اور تسلط کے تابع ہے" (الحکومت الاسلامیہ مطبوعہ بیروت ص ۵۲)

"ہم اماموں کے بارے میں بھول

اور غفلت کا تصور بھی نہیں کر سکتے"(الحکومت الاسلامیہ ص ۹۱)

اس عالم کائنات سے پہلے ائمہ نور تھے پھر اللہ نے انہیں اپنے عرش کے گرداگرد متعین کیا اور انہیں ایسا مرتبہ اور ایسی قربت عطا فرمائی جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور جیسا کہ

> **رافضی مذہب متعدد گروہوں اور فرقوں میں بٹا ہوا ہے اور ہر فرقہ الگ الگ اپنی رائے اور عقیدہ رکھتا ہے مگر یہ تمام فرقے اپنے آپس کے فروعی اختلافات میں اسی دائرے کے اندر محدود ہیں جسے رافضی اول عبداللہ بن سبا نے تیار کیا تھا۔**

معراج کی روایتوں میں ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میں انگلی کے پور کے برابر بھی قریب جاتا تو جل جاتا"(الحکومت الاسلامیہ ص ۵۲)

آیت اللہ خمینی کے مذکورہ اقتباسات سے معلوم ہوا کہ شیعوں کے امام اس بلند مقام و مرتبہ پر فائز ہیں جہاں جبرئیل تک کی رسائی بھی ناممکن ہے۔

باقر مجلسی فرماتے ہیں:

"امامت بالا تراز رتبہ پیغمبری است"امامت کا درجہ نبوت و پیغمبری سے بالاتر ہے" (حیاۃ القلوب ج ۳ ص ۱۰)

مذکورہ اقوال سے یہ بات واضح ہوگئی کہ رافضیوں کے ائمہ کا مقام و مرتبہ تمام پیغمبروں اور فرشتوں سے بڑھ کر ہے' رافضیوں نے اتنے پر ہی بس نہیں بلکہ آئمہ کو خدا کی خدائی میں بھی شریک کر دیا۔(امام جعفر صادق) سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں "ہم لوگ اپنے رب کے پاس تھے ہمارے سوا وہاں کوئی نہ تھا نہ مقرب فرشتہ نہ کوئی ذی روح بس ہم ہی تھے' پھر اللہ تعالیٰ کا خیال ہوا کہ زمین و آسمان پیدا کرے تو اس نے اور ہم نے مل کر پیدا کیا"(وافی باب ۱۰۷)

"ائمہ انبیائے کرام سے زیادہ علم رکھتے ہیں"

امام جعفر صادق نے فرمایا:"جنت و جہنم میں جو کچھ ہے مجھے معلوم ہے مجھے اگلی پچھلی تمام باتیں معلوم ہیں اگر میں موسیٰ وخضر کے درمیان ہوتا تو ان دونوں کو بتاتا کہ میں ان دونوں سے زیادہ صاحب علم ہوں' کیونکہ انکے وہ اختیارات نہیں ہیں جو میرے ہیں اور دونوں کو مستقبل کی نہیں بلکہ ماضی کی باتیں بتلائیں گئیں اور انہیں میری طرح قیامت تک کے حالات سے باخبر نہیں کیا گیا۔"(اصول الکافی ۱۰۶ بحوالہ حقیقت رافضیت ص ۱۲۶)

باقر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ۷۳ حروف ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے اسی درباری کو ایک حرف معلوم تھا جس کے بولتے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کے پلک جھپکنے سے پہلے ملکہ سبا کا تخت حاضر ہوگیا تھا' ہمیں اس اسم اعظم کے ۷۲ حروف معلوم ہیں البتہ ایک حرف اللہ نے کسی کو نہیں بتایا بلکہ اپنے پاس غیب میں رکھا ہے۔" (وافی ۲/۱۷۲)

رافضیوں کے ائمہ کو اللہ تعالیٰ نے جن علوم سے نوازا ہے ان سے انبیاء اور ملائکہ بھی محروم ہیں اس سلسلے میں امام جعفر کی یہ روایت ملاحظہ ہو:

"اللہ کے پاس دو قسم کا علم ہے ایک تو وہ جس کے بارے میں نہ ملائکہ جانتے ہیں اور نہ ہی انبیاء کرام بلکہ یہ ہمارے لئے اور اللہ کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس کے بارے میں ہمیں بتاتا ہے جس طرح وہ مجھ سے قبل کے ائمہ کو باخبر کیا کرتا تھا۔(اصول الکافی ص ۱۵۶)

الغرض شیعوں کے نزدیک ائمہ کی ولایت ہر پہلو سے نبیوں اور پیغمبروں کی نبوت و رسالت سے بہتر اور بڑھ کر ہے' شیعوں کے امام سارے نبیوں اور پیغمبروں سے افضل ہیں' اور انکے ائمہ کا علم جملہ انبیاء و رسل کے علم سے زیادہ ہے۔

ائمہ اللہ کی حجت ہیں

خمینی صاحب نے ائمہ کو اللہ کی حجت قرار دیا ہے اور اس کا مطلب یہ متعین کیا ہے "اللہ کی حجت سے ہماری مراد یہ ہے کہ امام

سارے معاملات میں لوگوں کا مرجع ہیں' اللہ نے انہیں مقرر کیا ہے اور لوگوں کو نفع نقصان پہنچانے والے سارے تصرفات انہیں سونپ دیئے ہیں' پس اللہ کی حجت وہی ہے جسے اللہ نے مسلمانوں کے سارے معاملات کا قیم بنادیا ہو اس کے اقوال وافعال مسلمانوں پر حجت ہونگے اور ن کا نفاذ ضروری ہوگا۔ اور حدود قائم کرنے اور خمس وصول کرنے میں ان پر عمل در آمد نہ کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی۔ (الحکومت الاسلامیہ ص ۸۷)

ائمہ کے علم ومعرفت کا ذریعہ جعفر اور مصحف فاطمہ ہے

کلینی لکھتے ہیں کہ جب امام جعفر صادق سے ائمہ کے علم ومعرفت کے اصل ذریعہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس "جعفر" ہے یعنی حضرت آدم کا وہ پیالہ یا برتن جس میں بنی اسرائیل کے انبیاء سے لے کر آج تک کے انبیاء اور اولیاء کا علم ہے' آپ نے مزید یہ بھی فرمایا کہ ہماری معرفت کا دوسرا منبع یا ذریعہ "مصحف فاطمہ" جس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے بلکہ وہ تمہارے قرآن سے تین گنا زیادہ ہے۔ (اصول الکافی ص ۱۴۶)

مصحف فاطمہ کیا ہے اس سلسلہ میں امام جعفر کا قول ملاحظہ فرمایئے' امام جعفر نے فرمایا کہ اللہ نے جب اپنے نبی علیہ السلام کو اس دنیا سے اٹھالیا اور آپ کی وفات ہوگئی تو فاطمہ کو ایسا رنج وغم ہوا جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا' تو اللہ نے ایک فرشتہ ان کے پاس بھیجا جو ان کے غم میں ان کو تسلی دے اور ان سے باتیں کیا کرے' فاطمہ نے امیر المومنین کو یہ بات بتلائی تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم کو اس فرشتہ کی آمد کا احساس ہو اور اس کی آواز سنو تو مجھ کی بتادو تو "اس کی آمد پر" میں نے ان کو بتلادیا تو امیر المومنین نے ایسا کیا کہ جو کچھ اس فرشتہ سے سنتے اسکو لکھتے جاتے یہاں تک کہ انہوں نے اس سے ایک مصحف تیار کرلیا' یہی مصحف فاطمہ ہے۔ (اصول الکافی ص ۱۴۶ بحوالہ حقیقت رافضیت ص ۱۲۸)

ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا مقام شیعوں کی نظر میں

شیعہ کی کتابوں میں ابوبکر وعمرؓ کو ناپاک' ملعون' جبت' طاغوت' ظالم' غاصب' اس امت کا فرعون وہامان' سب سے زبردست منافق' نبی ﷺ کا سب سے بڑا دشمن اور اسلام کیلئے سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والا' اور ساری برائیوں کی جڑ کہا گیا ہے' ایک شیعہ روایت ملاحظہ ہو۔

"شیطان کو جہنم کی بیڑی کے ستر طوق پہنا کر میدان حشر کی طرف ہانکا جائے گا'

شیعوں کے مذہب کا اسلام سے زرہ برابر بھی تعلق نہیں ان کے نزدیک اماموں کا مرتبہ انبیاء اور فرشتوں سے افضل ہے۔

وہ نظر دوڑائے گا تو دیکھے گا کہ اس کے آگے ایک آدمی ہے جسے عذاب کے فرشتے کھینچے لے جارہے ہیں اور اس کی گردن میں جہنم کے ایک سو بیس طوق پڑے ہوئے ہیں' شیطان قریب جاکر کہے گا اس بدبخت نے کیا کیا تھا کہ مجھ سے بڑھ کر اس کو عذاب ہورہا ہے حالانکہ ساری مخلوق کو تو میں نے گمراہ کرر کھا تھا اور ہلاکت گاہ میں پہنچایا تھا' وہ شخص شیطان سے کہے گا میں نے کچھ نہیں کیا تھا صرف علی بن طالب کی خلافت غصب کرلی تھی۔ (الانوار النعمانیہ تصنیف نعمۃ اللہ الجزائری ج ا ص ۱۰)

حضرت علیؓ کی خلافت کے غاصب

بقول شیعہ حضرت ابوبکر وعمرؓ ہیں نعوذباللہ من ذالک' شیعوں نے قرآن وحدیث کا انکار کیا محسن انسانیت کو ناکام ترین پیغمبر قرار دیا ان کے جانثاروں کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔

رافضی مصنف "نو بختی" لکھتے ہیں کہ ابن سبا وہ پہلا شخص تھا جس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں اور سب وشتم کا یہ عقیدہ شیعوں نے ابن سبا سے لیا اور اس پر وہ سختی کے ساتھ عمل پیرا ہیں' ہر شیعہ خلفاء ثلاثہ کے خلاف بطور خصوصی اور تمام اصحاب رسول کے خلاف بطور عمومی نفرت وحقارت کے جذبات رکھتا ہے۔

"کشی" رافضیوں کے ایک مشہور عالم ہیں انہوں نے اپنی کتاب میں آنحضور ﷺ یار غار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں ان کے بیٹے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے رافضیت ساختہ ایک شرانگیز روایت نقل کرتے ہیں' ترجمہ ملاحظہ ہو:

"محمد بن ابوبکر نے ایک دن امیر

المومنین حضرت علی سے کہا کہ آپ ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں اس پر بیعت کر سکوں' امیر المومنین نے کہا لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ؟ انہوں نے جواب دیا حاشا و کلا بہر کیف امیر المومنین نے ہاتھ بڑھایا جس پر انہوں نے بیعت کرتے ہوئے کہا کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی امام ہیں جس کی اطاعت فرض ہے' اور میرا باپ حضرت ابوبکر جہنمی ہے (معاذ اللہ) اس پر امیر المومنین نے جواب دیا کہ ان میں یہ نجابت و شرافت ان کے باپ کی نہیں بلکہ ان کی ماں اسماء بن عمیس کی ہے۔ (رجال الکشی ص ۶۰۔۶۱' بحوالہ حقیقت رافضیت ص ۲۴۲)

دوسری روایت "ابو عبداللہ نے فرمایا کہ ہر گھر میں کوئی نہ کوئی شریف آدمی جنم لیتا ہے اور بدترین گھر کے شریف ترین انسان محمد بن ابوبکر ہیں" (رجال الکشی ص ۶۱)

کلینی نے اپنی تالیف "کتاب الروضۃ" میں سلمان فارسی سے ایک طویل روایت نقل کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "حضور کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر کی بیعت کا فیصلہ ہوگیا تو انہوں نے مسجد نبویؐ کے منبر پر بیٹھ کر لوگوں سے بیعت لینا شروع کر دی تو سلمان فارسی نے اس منظر کو دیکھ کر حضرت علی کو جا کر اس کی اطلاع دی انہوں نے سلمان سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ ابوبکر کے ہاتھوں پر سب سے پہلے کس نے بیعت کی ہے ؟ سلمان نے کہا کہ میں نہیں جانتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابوبکر کے ہاتھوں پر بیعت کرنے والا سب سے پہلا شخص ابلیس ملعون تھا۔" (کتاب الروضہ ص ۱۵۹۔۱۶۰ بحوالہ حقیقت رافضیت ص ۲۴۴)

رافضی قرآن میں صرف تحریف یا کمی بیشی ہی کا عقیدہ نہیں رکھتے بلکہ سورتوں کی ترتیب میں بھی تحریف کے دعویدار ہیں۔

رافضی مفسر قمی قرآن مجید کی آیت "وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا۔" (الانعام' آیت: ۱۱۲) کی تفسیر ان الفاظ میں کرتے ہیں "ہر نبی کی امت میں ہمیشہ دو شیطان پیدا کئے جاتے ہیں جو پہلے تو نبی کو اذیت و تکلیف پہنچاتے ہیں اور پھر ان کی وفات کے بعد لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں' مثال کے طور پر نوح کے دو ہمزاد اور محمد کے ہمزاد جن میں ایک کی آنکھیں نیلی تھیں اور دوسرا لومڑی کی طرح مکار تھا" (تفسیر قمی ص ۲۸۱) علامہ مقبول اس آیت کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نیلی آنکھوں والے سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور لومڑی سے مراد عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اول درجہ کے مکار تھے۔ (مقبول قرآن شریف اردو ص ۲۸۱ بحوالہ حقیقت رافضیت ص ۲۴۷)

کلینی خلفاء ثلاثہ کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے لئے آیت "ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادو کفرا لم یکن اللہ لیغفر لھم" کی تحریف کس طرح کرتے ہیں' ملاحظہ فرمائیں:

کلینی تحریر فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابوبکر رضی اللہ عنہ' عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان کے سلسلہ میں نازل ہوئی تھی جو پہلے تو نبی پر ایمان لائے لیکن جب نبی نے کہا "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" تو ان کو یقین ہو گیا کہ امامت ان کے ہاتھوں سے نکل گئی۔ اس لئے وہ سب دوبارہ کافر ہو گئے' نبی اور ان کی آل اولاد نے اس بیعت کو قبول نہیں کیا پھر ان کے کفر اور ان کے ہاتھوں پر بیعت کرنیوالوں کے کفر میں اتنا اضافہ ہوا کہ ان کے پاس ایمان نام کی کوئی چیز ہی نہ باقی رہی۔ (اصول الکافی ج ۲ ص ۱۴۱' بحوالہ حقیقت رافضیت ص ۲۴۸)

کلینی کی ایک رافضیت ساختہ روایت کے متن کا ترجمہ بھی پڑھتے چلئے:

نبی ﷺ کی وفات کے بعد ان کے ساتھیوں کے علاوہ سب کے سب مرتد و کافر ہو گئے تھے اور وہ تین مقداد بن اسود' اب و ذر غفاری اور سلمان فارسی تھے۔ (کتاب الروضۃ ص ۱۱۵)

"صہیب رومی بڑے ہی بد قسمت اور برے آدمی تھے کیونکہ وہ عمر پر آنسو بہایا کرتے تھے" (رجال الکشی ص ۲۰)

ملا باقر مجلسی اپنی کتابوں میں حضرت عمرؓ کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے "عمر بن خطابؓ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور عذاب ہو"

آیت اللہ خمینی اپنی فارسی تصنیف "کشف الاسرار" میں حضرت ابوبکر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ پر قرآن کریم کے احکامات کی خلاف ورزیاں کرنے کا الزام لگاتے ہوئے لکھتا ہے ”قرآنی آیات اور اس کے بیان فرمائے

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے بارے میں فرماتے ہیں ”میری امت کے بہترین لوگ میرے رفیق وہمدم ہیں پھر اس

شیعوں کے نزدیک شیعہ اور سنی میں پیدائشی فرق ہے۔ عمل کے اعتبار سے بھی شیعہ سنی سے بہتر ہے۔ سنی چاہے جتنا بھی اچھا عمل کرے جہنمی ہے اور شیعہ چاہے جتنا بھی برا عمل کرے جنتی ہے۔

ہوئے قانون وراثت کی رو سے حضور کی صاحبزادی فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا آپ کے ترکہ کی وارث تھیں لیکن ابوبکر نے خلیفہ ہونے کے بعد صریح قرآنی حکم کے خلاف ان کو ترکہ سے محروم کردیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ حدیث گھڑ کر لوگوں کے سامنے پیش کردی ”انا معشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ“ (کشف الا سرار ص ۱۱۵)

مذکورہ اقتباسات سے معلوم ہوگیا کہ صحابہ وصحابیات خصوصاً خلفاء ثلاثہ کے بارے میں شیعوں کے عقائد کتنے گندے ہیں، اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو کتنا بغض وعناد ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کو رافضی علماء کافر ومرتد قرار دیتے ہیں ان کے بارے میں ایک دو نہیں بلکہ بے شمار ایسی آیتیں ہیں جو درسگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ اور محسن انسانیت کے رفقاء کے حق میں خیر امت ہونے کی گواہی دیتی ہیں، خود

کے بعد تابعین اور پھر تبع تابعین“ تم لوگ میرے اصحاب کو گالیاں نہ دو کیونکہ تم میں سے کوئی شخص اگر ”احد“ پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو وہ بھی میرے اصحاب کے درجہ ومرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ (بخاری، فضائل صحابہ)

عائشہ وحفصہؓ کافر ومنافق ہیں
(نعوذباللہ)

”عائشہ اور حفصہؓ کافر اور منافق ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گی“ (کافی ۳/ ۳۹۱)

باقر مجلسی نے اپنی کتاب ”حیات القلوب“ میں امہات المومنین کو بار بار منافقہ لکھا ہے اور امام جعفر کی ایک اور روایت کے حوالہ سے دعوی کیا ہے کہ عائشہ وحفصہ نے حضور ﷺ کو زہر دے کر شہید کیا تھا۔ (حیاۃ القلوب ص ۷۰۰ ۲ بحوالہ حقیقت رافضیت ص ۲۵۰)

شیعہ اپنے درود میں بھی ابوبکرؓ وعمرؓ، عائشہ اور حفصہؓ پر لعنت بھیجتے ہیں، ان کا درود یہ ہے: ”اللھم صل علی محمد و علی آل محمد والعن صنمی قریش وجبتھما وطاغو تیھما وا بنتیھما“ اے اللہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر درود بھیج اور قریش کے دونوں بتوں دونوں جبتوں اور دونوں طاغوتوں یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ پر اور ان دونوں کی بیٹیوں یعنی حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ پر لعنت بھیج“ (نعوذ باللہ من ذالک)

محترم قارئین! حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ عائشہؓ وحفصہؓ اور عام صحابہ کرام کیساتھ شیعوں کے جوش عداوت کی ایک ادنیٰ سی جھلک پیش کی گئی ہے تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں کے طرف رجوع کریں:

اصول الکافی، تصنیف ابوجعفر کلینی، فصل الخطاب تصنیف نوری طبرسی، کتاب الغیبۃ/لموسی، انوارالنعمانیہ، نعمت اللہ الجزائری، الجامع الکافی / ابوجعفرالکلینی، حیات القلوب /باقرمجلسی، رجال الکثی/ الکثی، کشف الاسرارفارسی/ خمینی، تحفۃ العوام /خمینی، مقبول جدیداردو وغیرہ ذلک۔

قرآن شیعوں کی نظر میں

تمام شیعوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ قرآن اپنی موجودہ شکل میں صحیح نہیں ہے، اس میں تحریف الٹ پھیر اور کمی بیشی کی گئی ہے، کلینی سے لیکر آیت اللہ خمینی تک کے تمام رافضی علماء مجتہدین بھی قرآن کے اندر تحریف اور کمی بیشی کے ہونے پر متفق ہیں۔

رافضیوں کی مستند ترین کتابوں کے مطابق نعوذباللہ قرآن کریم میں کچھ اس طرح تحریف ہوئی ہے۔

۱۔ اسکی کئی سورتوں اور آیتوں کو حذف کر دیا گیا۔

۲۔ اسکی بعض آیتوں میں اضافہ کیا گیا اور یہ دعوی کیا گیا کہ وہ قرآن ہی کا حصہ ہے۔

۳۔ اس کے الفاظ میں ردوبدل ہوا۔

۴۔ قرآن کریم کی ترتیب اس کے نزول کے مطابق نہیں ہے اور اسے اس طرح مرتب نہیں کیا گیا جیسا کہ حضور ﷺ نے حکم دیا تھا‘

شاہ عبدالعزیز اپنی معرکۃ الآراء کتاب ’’تحفہ اثنا عشریہ‘‘ میں لکھتے ہیں کہ ’’تمام رافضی علماء مجتہدین کا یہ دعوی ہے کہ قرآن کریم کی ان تمام آیات کو حذف کر دیا گیا‘یا ان میں کمی بیشی کی گئی جن میں حضرت علیؓ کی امامت کا ذکر تھا‘(شاہ عبدالعزیز دہلوی مختصر تحفہ اثنا عشریہ تحقیق محمود شکری الالوسی ص ۳۳)

آیت اللہ خمینی اپنی فارسی تصنیف کشف الاسرار میں فرماتے ہیں ’’صحابہ کے لئے یہ آسان تھا کہ وہ قرآن کی بعض آیات کو نکال دیں اور آسمانی کتاب میں تحریف کریں اور ہمیشہ کیلئے قرآن کو دنیا والوں کی نگاہ سے مستور بنا دیں۔‘‘

تحریف کا وہ عیب جو مسلمان یہود و نصاری پر لگاتے ہیں وہ اصحاب پر رسول ثابت ہے۔(کشف الاسرار ص ۱۱۴)

ابو جعفر کلینی اپنی کتاب ’’اصول کافی‘‘ میں قرآن کریم کی تحریف کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:

’’صحابہ کرام نے (معاذاللہ) قرآن کریم کی دس ہزار تین سو چوراسی آیتوں کو حذف کر دیا تھا‘حضرت جبرئیل جو قرآن لے کر آئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔(اصول کافی ص ۶۷۱)

طبرسی حضرت علیؓ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ انہوں نے (صحابہ کرام) قرآن کریم میں وہ باتیں بڑھا دیں جو اللہ نے ہمیں نہیں کہی تھیں تاکہ اس طرح وہ لوگوں کو گمراہ کر سکیں‘(اصول کافی ص ۳۹۶‘الاحتجاج ص ۳۷۷)

تمام شیعوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ قرآن اپنی اصل شکل میں موجود نہیں۔اس میں تحریف‘الٹ پھیر اور کمی بیشی کی گئی ہے۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ان لوگوں(صحابہ کرام) نے اپنی مرضی کےمطابق قرآن کی تالیف کی اور اس میں ایسی عبارتوں کا اضافہ کیا جو قرآن کی فصاحت و بلاغت سے میل نہیں کھاتی ہے‘ان میں ادبی سقم یا جھول ہے اور وہ فن بلاغت کے معیار پر کسی طرح بھی نہیں اترتی ہیں۔(الاحتجاج ص ۳۷۷‘اصول کافی ص ۲۴۰)

ابو جعفر کلینی اپنی کتاب اصول کافی میں فرماتے ہیں ’’جو شخص یہ دعوی کرے کہ اس کے پاس پورا قرآن ہے جس طرح کہ نازل ہوا تھا وہ جھوٹا ہے‘کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تنزیل کے مطابق قرآن کو صرف علی بن ابی طالب ہی نے اور ان کے بعد ائمہ علیہ السلام نے جمع کیا اور اس کو محفوظ کیا۔(اصول کافی ص ۱۳۹)

رافضی قرآن کریم میں صرف تحریف یا کمی بیشی ہی کا عقیدہ نہیں رکھتے بلکہ سورتوں کی ترتیب میں بھی تحریف کے دعویدار ہیں اس سلسلہ میں دلدار علی کا قول ملاحظہ ہو:

’’موجودہ قرآن میں صرف لفظی ہی نہیں بلکہ اس کی ترتیب میں بھی تحریف اور گڑبڑ ہوئی ہے اور اس میں کسی بھی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے‘‘(حقیقت رافضیت ص ۴۱۸)

خمینی اپنی کتاب ’’کشف الاسرار میں ابوبکر و عمرؓ پر قرآن میں تحریف کا الزام لگاتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:

’’ابوبکرؓ و عمرؓ نے دینوی فائدے کے لئے اسلام قبول کیا تھا تاکہ وہ اقتدار پر قابض ہو سکیں‘اور اسی غرض کے خاطر انہوں نے ایک زبردست پارٹی تیار کی تھی‘نبی کی رحلت کے بعد ان دونوں نے بغیر کسی تردد کے قرآن کریم کے احکامات کی خلاف ورزیاں کیں اور اس میں تحریف کے بھی مرتکب ہوئے انہوں نے امیر المومنین کی ولایت کے وجوب سے متعلق تمام آیات کو قرآن سے خارج کر دیا اور نبی ﷺ

کی طرف خلافت اور امامت سے متعلق جھوٹی احادیث منسوب کیں اور کہا کہ خلافت باہمی صلاح و مشورہ سے ہو گئی' ان دونوں نے (ابو بکرؓ و عمرؓ) قرآن کی وضاحت کے باوجود حضرت علیؓ سے خلافت چھین لی' اگر ان دونوں کے سامنے دینوی منفعت نہ ہوتی تو وہ ابو جہل کے گروپ میں شامل ہو کر اسلام کے قلعہ کو مسمار کر دیتے اور عثمان معاویہ و یزید کی طرح مجرم و قاتل تھے یہ عثمان دوسرے صحابہ کی طرح ابو بکر و عمر کے خوف اور دینوی منفعت کی خاطر ان دونوں کی پارٹی میں شامل ہو گئے تھے۔" (کشف الاسرار ص ۱۱۹'۱۲۰)

احادیث رسول کے بارے میں شیعہ حضرات کا وہی عقیدہ ہے جو قرآن کے بارے میں ہے۔

سنیوں کا مقام شیعوں کی نظر میں

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ ہم نورانی مخلوق ہیں' جس چیز سے ہم کو اللہ نے پیدا کیا ہے اس میں کسی اور کا کوئی حصہ نہیں ہے' ہم شیعہ انسان ہیں باقی لوگ گندگی میں ہیں۔

صادق سے مروی ہے کہ اللہ ہمیں علیین سے پیدا کیا ہے اور ہماری روح کو اس کے اوپر سے یعنی عالم جبروت سے پیدا کیا' اور ہمارے شیعوں کی روح کو علین سے پیدا کیا اور ان کے جسم کو اس کے نیچے سے پیدا کیا۔

شیعوں کے عقیدہ کے مطابق شیعہ پیدائشی طور پر دوسرے لوگوں سے افضل ہوتا ہے' غیر شیعہ بچہ بچی سے شیطان پیدائش کے وقت یہی بدکاری کرتا ہے اس سلسلہ میں وافی کی ایک روایت ملاحظہ فرمائیں:

"جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہاں ابلیسوں میں سے ایک ابلیس موجود ہوتا ہے' اللہ کے علم میں اگر وہ بچہ شیعہ ہونے والا ہے تو اللہ اسے شیطان سے بچالیتا ہے اور اگر وہ شیعہ نہیں ہونے والا ہے تو شیطان اس کی دبر میں انگلی ڈال دیتا ہے اور وہ بالون یعنی بدکاری کیا ہوا ہو جاتا ہے اور اگر لڑکی ہے تو اس کی شرمگاہ میں انگلی ڈال دیتا ہے اور وہ حرام کار ہو جاتی ہے۔ (وافی ۱۳/۱۷)

یہ ہے شیعہ اور سنی کے درمیان پیدائشی فرق' عمل کے اعتبار سے بھی شعیہ سنی سے بہتر ہے۔ سنی چاہے جتنا ہی اچھا عمل کرے جہنمی ہے اور شیعہ جتنا بھی برا کام کرے پھر بھی وہ جنتی ہے۔" (کافی ۲/۳۹۶)

شیعوں نے اتنے ہی پر بس نہیں کیا بلکہ سنی مسلمانوں کو لائق گردن زنی قرار دیا ہے۔

"باقر کہتے ہیں کہ اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ ان اہل سنت کے ایک لاکھ آدمی کے بدلے تمہارا یعنی شیعوں کا ایک آدمی مارا جائے گا تو میں ان سب کو قتل کرنے کا حکم دیتا' مگر تمہارا ایک آدمی ان کے ایک لاکھ آدمیوں سے بہتر ہے۔"

یہ ہے شیعوں کے گندے اور گمراہ کن عقائد اسلام اور اسلام پرستوں کے ساتھ' اللہ ہمیں ایسے گندے عقیدوں سے دور رہنے کی توفیق دے۔ آمین (بشکریہ ترجمان۔ دہلی)

بقیہ: اسلامی کیلنڈر

باقاعدہ تعطیل منانے کی پابندی نہیں تاہم جمعہ کے دن نہانے دھونے' کپڑے بدلنے اور جمعہ کی نماز کی ادائیگی کیلئے تیاری کے خاص اہتمام پر زور دیا گیا ہے۔ نماز جمعہ کے بعد کاروبار کرنے کی اجازت ہے' بالفاظ دیگر اس تقویم میں ہفتہ کی ابتداء اللہ کی یاد سے ہوتی ہے جبکہ عیسوی تقویم میں اتوار کا دن' جوان لوگوں کی طہارت کا دن ہے' ہفتہ کا دن آخری دن ہے' یعنی چھ دن کام کرنے کے بعد جب انسان کا تھکا ماندہ ہو تو اللہ کی طرف بھی دھیان کرلے' غالباً یہی وجہ ہے کہ مجوزہ عالمی کیلنڈر میں ہر سال اور اسکی ہر سہ ماہی اتوار سے شروع کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

☆ہفتہ کے دنوں کے نام اور نجوم پرستی: اسلامی تقویم میں ہفتہ کے ایام کے ناموں میں شرک' نجوم پرستی یا بت پرستی کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا' ان ناموں کو نہ تو کسی مخصوص سیارے سے جبکہ عیسوی اور بکرمی تقویم میں ہفتہ کے دنوں کے نام دیوتاؤں کی دیوتائی اور سیاروں کی فرمانروائی کی یاد تازہ کرتے رہتے ہیں'

بقیہ: ہجرت نبویؐ

رمضان کے روزے فرض کئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے محرم کے روزے رکھے ذرا ہماری ملت کا جائزہ تو لیجئے ہماری امت کن خرافات میں کھو گئی اور اسلام کے اس پیغام ہجرت سے کتنا دور ہو گئی اور واقعہ ہجرت کو اور عاشورہ کو بھلا چکی یہ دراصل اسلام کی تعلیمات اور اسوہ رسول ﷺ سے دوری کا نتیجہ ہے اگر ہماری امت ذرا غور کرے تو پتہ چلے گا کہ یہ مہینہ ہمارے لئے نئے سال کا آغاز ہے اور ایک عظیم یادگار ہجرت کی یاد کا پیام ہے یہاں سے ہماری زندگی کے نئے باب کا آغاز ہونا چاہئے اور اس عظیم دن اور ہجرت کی یاد کو تازہ کرے جس میں ایک مصیبت زدہ اور بے سروسامان انسان کی زندگی کا اسوہ نظر آتا ہے